بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقاصد میں کامیابی اور مشکلات سے خلاصی کا یقینی علاج یہ دس اعمال ہیں

1۔ذکراللہ اور وظائف جیسے لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے۔ یہ سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج ہے۔اکثر لوگ بہت سی مصیبتوں و پریشانیوں میں مبتلا ہیں مثلاً (1) سکون نہ ہونا، پریشان رہنا۔(2) بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں اور بہت سے دوسرے امراض میں مبتلا ہونا۔(3) رزق کی تنگی ہونا۔(4) کاروبار میں مشکلات اور مصائب کا پیش آنا۔(5) نکاح نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہونا (مرد ہو یا عورت)۔(6) قرض کی وجہ سے پریشان ہونا (اس پر ہو یا اس کا دوسروں پر)۔(7) کاروبار یا پڑھائی میں دل نہ لگنا۔(8) غصہ کا غلبہ ہونا۔(9) ماں باپ، بھائی، عزیز واقارب وغیرہ سے نفرت ہونا۔(10) گناہوں سے نفرت نہ ہونا۔(11) دین کی طرف رغبت نہ ہونا۔(12) جادو یا نظر بد کا اندیشہ ہونا۔(13) غلط ماحول سے پریشان ہونا۔(14) دین میں سکون ونورانیت نہ ہونا۔(15) شیطانی وساوس اور غیر مفید خیالاتِ زندگی سے اتنا بیزار ہونا کہ خودکشی کی طرف طبیعت مائل ہونا......وغیرہ وغیرہ۔اس کا اکسیر اور مجرب علاج یہ ہے۔

لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ’’نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے‘‘

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے آفات کیلئے علاج ہے۔جس میں سب سے چھوٹی آفت پریشانی ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)۔

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ وہ تابعدار بن گیا اور اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد

کر دیا (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)۔

(3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 201)۔ گناہ سے پرہیز اور عبادت کرنا جنت کے خزانوں میں سے ہے اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ کے بکثرت پڑھنے سے گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

(4) حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو مصیبتوں میں مبتلا ہوں، ایک میرا لڑکا کفار نے اغوا کیا ہے اور دوسرا رزق کی بہت زیادہ تنگی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں۔ ایک تقویٰ اختیار کرو۔ دوسرا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ کثرت سے (500 مرتبہ) پڑھا کرو۔ انہوں نے دونوں کام شروع کئے۔ وہ اپنے گھر ہی میں تھے کہ ان کا لڑکا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ سو اونٹ بھی لے کر آیا۔ اسی طرح دونوں مصیبتیں ختم ہو گئیں (معارف القرآن صفحہ 488 جلد 8)۔

بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ زبان پر دنیا کا بہت ذکر کیا اور دنیا کے کاموں کو وقت بہت دیا ہے اور خواہشات میں اپنے آپ کو بوڑھا کر لیا۔ آج لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ پڑھنے کے لئے 41 دن تک 24 گھنٹوں میں سے 20، 30 منٹ فارغ کر لیں پھر آپ کو احساس ہوگا کہ کاش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرتا۔ میں دنیا کے کاموں کو کام سمجھتا تھا مگر ذکر الٰہی کو کام نہیں سمجھتا تھا۔ میں دنیا کے کاموں کیلئے وقت نکالتا تھا ذکر کے لئے وقت نہیں نکالتا تھا۔ 41 دن کے بعد آپ ذکر کرنے والے بن جاؤ گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے بارے میں کثرت سے کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن ذکر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ (الاحزاب: آیت 41) یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تھوڑا ذکر کرنا منافق کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۴۲﴾ (النسآء: آیت 142)

یعنی منافقین ذکر کم کرتے ہیں۔موت آنے سے پہلے اس بارے میں سوچنے میں اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق نصیب کرے۔

پڑھنے کا طریقہ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ ؕ روزانہ 500 مرتبہ پڑھیں اور اس کے اول 100 مرتبہ اور آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔اگر مشکل ہو تو درود شریف اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ بھی کافی ہے۔درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھ لیں یا یہ درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ؕ

پڑھ لیں۔یہ عمل 41 دن بلا ناغہ کرنا ہے۔اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن ڈبل پڑھے۔ایک نشست میں زیادہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں۔وضو بھی ضروری نہیں۔عورت ماہواری کے ایام میں بھی پڑھ سکتی ہے۔اس کے بعد اس کلام کی برکت سے اپنی حاجات کیلئے دعا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ 41 دن کے پورے ہونے پر اگر اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ سکون ملا، دین میں ترقی محسوس ہوئی، گھر میں اتفاق و محبت پیدا ہوئی، غصہ وغیرہ کم ہو گیا اور کاروباری حالات میں ترقی محسوس ہوئی اور مخالفین کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ بھی پیچھے ہو گئے ہیں تو اپنے پیر کامل سے اجازت لے کر اسے مستقل پڑھے۔آپ اسے باآسانی 15 سے 30 منٹ میں پڑھ سکتے ہیں۔اگر اپنا مرشد نہ ہو تو شیخ المشائخ امامِ وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کندیاں شریف والے کے خلیفہ مجاز (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ لورالائی بلوچستان پاکستان والے سے موبائل نمبر 0302-3807299 0333-3807299 پر اجازت کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

2۔صحیح توبہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ (الشوری: آیت 30) ترجمہ: ''اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے''۔یعنی ہمارا مصائب میں مبتلا ہونا گناہوں کی وجہ سے ہے۔صحیح توبہ سے گناہ ختم ہوتے ہیں اور مصائب دور

ہوتے ہیں۔ صحیح توبہ کے لیے تین شرطیں ہیں۔اول: زمانہ ماضی میں جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہونا۔ دوم: موجودہ زمانہ کے گناہوں کو چھوڑنا۔ سوم: آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا۔

نوٹ: اگر ہم توبہ نہیں کرتے ہیں تو مصائب آنے پر کیوں روتے ہیں۔

3۔توکل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق: آیت 3) ترجمہ: ''اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا''۔ توکل کا مطلب اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنا ہے۔ اسباب اختیار کئے جاتے ہیں مگر دل کا بھروسہ صرف ہمارے خالق و مالک پر ہونا چاہیے۔ بوقت ضرورت اسباب اختیار کرنا سنت اور اسباب ترک کرنا جہالت اور اسباب پر اعتماد کرنا شرک ہے۔ نوٹ: اگر ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کرتے تو کیا اسباب پر یقین کریں گے، اسباب تو ہماری طرح محتاج ہیں اور محتاج کسی محتاج کا کیا بنا سکتا ہے؟

4۔تقویٰ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿۲﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق: آیت 2،3) ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے (مضرتوں سے) نجات کی شکل نکال دیتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا''۔ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿۴﴾ (الطلاق: آیت 4) ترجمہ: ''اور جو خدا سے ڈرے گا خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کر دے گا''۔ یعنی تقویٰ سے ضرور بضرور مشکلات حل ہوتی ہیں اور وہاں سے رزق ملتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا۔ تقویٰ سے مراد فرائض واجبات پر عمل کرنا اور حرام سے بچنا ہے۔ **نوٹ:** اگر ہم تقویٰ اختیار نہیں کرتے ہیں تو مشکلات میں پھنسنے سے کیوں روتے ہیں۔

5۔شکر قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿۷﴾ (ابراھیم: آیت 7) ترجمہ: ''اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھو کہ) میرا عذاب (بھی) سخت ہے''۔ اللہ پاک کے احکامات کی

فرمانبرداری شکر اور نافرمانی کرنا ناشکری ہے۔ کیونکہ ہمیں ساری نعمتیں اللہ نے عطا کی ہیں۔

نوٹ: اگر ہم ناشکری کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کیوں روتے ہیں۔

6۔صبر قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرہ: آیت 153) ترجمہ: ''اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔ صبر کو سمجھنے کے لئے دو چیزیں ہیں۔ اول: ہر مصیبت کا آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھنا جو ہمارے مالک ہیں اور مالک اپنی ملک میں جو بھی کرے کسی کے لئے ناراضگی کی بات نہیں ہے۔ دوم: صبر کرنے پر ثواب کی امید رکھنا قرآنی فیصلہ ہے کہ صابرین کو بے حساب اجر ملے گا نوٹ: اگر ہم اپنی پریشانی کا علاج صبر سے نہیں کرتے تو کیا بے صبری اور حرص سے کچھ مل جائے گا؟

7۔صلوۃ الحاجت قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ (البقرہ: آیت 153) ترجمہ: ''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لیا کرو''۔ حدیث شریف میں ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا ذریعہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی حاجات نماز کے ذریعہ سے حل کرتے تھے۔ نماز اور صبر عبادت بھی ہے اور حوائج کا یقینی اور مضبوط علاج بھی ہے۔

8۔دعا قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (المومن: آیت 60) ترجمہ: ''اور تمھارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا''۔ دعا مانگنے کے لیے خصوصاً تہجد کا وقت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ پہلے آسمان سے دو اعلان کرتے ہیں۔ اول: کوئی ہے مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ دوم: کوئی ہے مجھ سے سوال کرنے والا میں اس کو دوں گا۔

نوٹ: اگر ہم اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتے اور مخلوق سے مانگتے ہیں تو مخلوق تو خود محتاج ہے۔ وہ ہماری کس طرح حاجت پوری کریگی۔

9۔نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کرنا جیسے بخاری شریف میں ہے کہ تین آدمی جو پتھر کی وجہ سے غار میں بند ہو گئے تھے،تو ہر ایک نے اپنا کوئی نیک عمل پیش کر کے دعا کی اور نجات حاصل کی۔

10۔صدقہ حدیث شریف میں ہے کہ الصدقة ردالبلاء ترجمہ: صدقہ مصائب کو ٹال دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا غضب بہت سخت ہے لیکن صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بھی سخت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

ظاہری اسباب دوکان، ملازمت، زراعت، تجارت،حکومت وغیرہ یہ سب ظاہری اسباب ہیں ان کا استعمال جائز ہے لیکن ان سے کامیابی یقینی نہیں ہے۔ظاہری اسباب ضعیف ہیں اور قیامت میں ان کا حساب دینا ہوگا۔ظاہری اسباب میں بے اطمینانی اور دربدری ہے اور یہ جھگڑے کا سبب ہیں۔کام بنانے میں دس اعمال واجب اور قوی ہیں۔دس اعمال دنیا کا کام بھی بنا دیتے ہیں اور مقاصد میں کامیابی اور مشکلات سے خلاصی کا یقینی علاج ہے۔دس اعمال روز قیامت نجات اور جنت کا ذریعہ ہیں اور اس میں اطمینان اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری،شیطان مردود اور جہنم سے خلاصی ہے۔

دس اعمال پر عمل کرنے کا آسان طریقہ: (1) تبلیغی حضرات کے ساتھ وقت لگانا۔زیادہ نہ ہو سکے تو تین دن ضرور لگانے چاہیے۔(2) مرشد کامل سے بیعت کرنا اور اس کی ہدایت پر زیادہ نہ ہو سکے تو تھوڑا سا ذکر کرنا۔امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص ہمارے طریقہ (سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ) میں داخل ہوا وہ محروم نہیں رہے گا اور جو ازلی محروم ہے وہ ہمارے سلسلہ سے منسلک نہ ہو سکے گا۔(3) اپنے بچوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے دینی مدارس میں داخل کروانا چاہیے تاکہ بچہ صحیح انسان بن کر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق زندگی بسر کرے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے۔ورنہ غلط ماحول کی وجہ سے بچے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان اور ماں باپ کے گلے کا طوق بن جائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صحبتِ کاملین کی ضرورت

مرشد کامل کی ضرورت کے بارے میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے گیارہ ملفوظات منقول از آداب المعاشرت صفحہ 253/215

بزرگوں سے تعلق بڑی دولت ہے بڑی نعمت ہے لوگ اس کی قدر نہیں کرتے مجھ کو تو اس لیے بھی اس کی خاص قدر ہے کہ میرے پاس تو سوائے بزرگوں کی دعا کے اور کچھ ہے ہی نہیں، نہ علم ہے، نہ عمل ہے۔ اگر ہے تو صرف یہی ایک چیز ہے۔

ملفوظ نمبر 1: آج کل پڑھنے پڑھانے والوں کو اس طرف توجہ ہی نہیں کہ کسی بزرگ کی خدمت میں جا کر رہیں۔ بس تھوڑی سی کتابیں پڑھ لیں، اور سمجھ لیا کہ ہم (بہت کچھ ہو گئے ہیں۔ یعنی) کامل ومکمل ہو گئے۔ بھلا صرف کتابوں سے بھی کبھی کوئی کامل، مکمل ہوا ہے۔

ملفوظ نمبر 2: یاد رکھیے جو عالم مدرسہ سے فارغ ہو کر خانقاہ میں نہ جائے وہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص وضو کر کے اسی پر قناعت کرے اور نماز نہ پڑھے تو وہ اس کا مصداق ہے

ایھا القوم الذی فی المدرسہ کل ما حصلتموہ وسوسہ

"اے مدرسہ کے لوگو! جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے وہ محض وسوسہ اور وہم وخیال اور محض زعم باعث و بال ہے۔ کیونکہ لفظی اور کتابی علم سے حقائق کا انکشاف نہیں ہوتا۔

ملفوظ نمبر 3: صرف پڑھنے، پڑھانے سے کیا ہوتا ہے" کچھ نہیں ہوتا، جب تک اہل اللہ اور

خاصانِ حق کی صحبت میں نہ رہے'' اسی کو مولانا فرماتے ہیں اور بہت خوب فرماتے ہیں۔

بے عنایات حق وخاصانِ حق ☆ گر ملک باشد سیہ ہمنشیں ورق

ملفوظ نمبر 4: ہم نے ایک آدمی بھی ایسا نہیں دیکھا کہ (درس اور کتابی اعتبار سے) پورا عالم ہو اور صحبت یافتہ نہ ہو اور پھر اس سے ہدایت ہوئی ہو اور ایسے بہت سے دیکھے ہیں کہ شین اور قاف بھی ان کا درست نہیں (یعنی کتابیں اور درسی علم حاصل نہیں) لیکن (صحبت حاصل ہو جانے کی برکت اور فیض سے) دین کی خدمت کرتے ہیں۔ پس نرا علم شیطان اور بلعلم باعور کا سا علم ہے۔

ملفوظ نمبر 5: نیز یہ بھی مشاہدہ ہے کہ اگر ''کتابی'' علم کامل ہو اور تربیت نہ ہو تو چالاکی اور دھوکہ دہی کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کتابی علم سے جاہل ہو اور تربیت بھی نہ ہو تب بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ ''غرض'' علم بدوں تربیت مورث عیاری ہے اور چونکہ ہر شخص سامان تربیت کا حاصل نہیں کرتا لہٰذا ہر شخص کو ''کتابی'' علم کامل پڑھانا مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔

ملفوظ نمبر 6: درخت خودرو کہیں ٹھیک نہیں ہوتا ناہموار اور بعض اوقات بدمزہ رہتا ہے۔ جب تک اسے باغباں درست نہ کرے۔ کاٹ، چھانٹ نہ کرے، قلم نہ لگائے۔ ایسے ہی وہ شخص جو شیخ کی خدمت میں نہ رہے۔ اصلاح نہ کروائے محض کتابوں کے پڑھ لینے کو کافی سمجھ بیٹھے، اس کی مثال بعینہ درخت خودرو کی سی ہے، جب تک اسے شیخ ''مصلح'' درست نہ کرے، جب تک ٹھیک نہیں ہوتا بلکہ بددین اور بدعقائد یا بداخلاق ہو جاتا ہے۔

ملفوظ نمبر 7: صحبت میں رہ کر دین آتا ہے، میں بقسم کہتا ہوں کہ کتابوں سے دین نہیں آتا۔ ضابطہ کا دین تو کتابوں سے آسکتا ہے مگر حقیقی دین بلا کسی کی جوتیاں سیدھی کیے بلکہ بلا جوتیاں کھائے نہیں آتا۔ دین کسی کی خوشامد نہیں کرتا، دین انہیں نخروں سے آتا ہے اب جس کا جی چاہے لے اور جس کا جی چاہے نہ لے۔ اکبر ایک اچھے شاعر تھے، ان کا کلام حکیمانہ ہوتا ہے، ان کا مصرعہ ہے۔

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

ملفوظ نمبر 8: جو پڑھے لکھے ہیں، ان میں صحبت کاملین میں رہنے کا اتفاق نہیں ہوا، وہ بھی عوام میں داخل ہیں....... دین سے کامل مناسبت بزرگوں کی صحبت ہی سے ہوتی ہے، کتابوں سے نہیں ہوتی....... ''کتابی قابلیت کیسی اونچی ہو'' کتنا ہی بڑا ذی استعداد ہو، بدوں صحبت شیخ کامل بصیرت نہیں ہوسکتی۔

ملفوظ نمبر 9: صاحبو! صحبت سے وہ بات حاصل ہوگی کہ اس کی بدولت اسلام دل میں رچ جائے گا اور یہی مذہب کی روح ہے کہ دین کی عظمت دل میں رچ جائے اور ضرورت اسی کی ہے کہ مذہب دل میں رچا ہو اور اگر دل میں یہ حالت نہیں ہے تو نہ ظاہری نماز کام کی اور نہ روزہ بس وہ حالت ہے جیسے طوطے کو سورتیں رٹا دیں کہ وہ محض اس کی زبان پر ہیں۔ ایک شاعر نے طوطے کی وفات تاریخ کہی ہے، کہتا ہے،

میاں مٹھو جو ذاکر حق تھی — رات دن ذکر حق رٹا کرتے
گربہ موت نے جو آدبایا — کچھ نہ بولے سوائے ٹے ٹے ٹے

یہ تاریخ اگر چہ ہے تو مسخرہ پن لیکن غور کیا جائے تو اس نے ایک بڑی حکمت کی بات کہی ہے یعنی یہ بتلادیا کہ جس تعلیم کا اثر دل پر نہیں ہوتا مصیبت کے وقت وہ کچھ کام نہیں دیتی تو اگر دین کی محبت دل میں رچی ہوئی نہ ہو تو حافظ قرآن و عالم بھی ہوگا تب بھی آٹے دال ہی کا بھاؤ دل میں لے کر مرے گا۔ جیسا اس وقت غالب حالت ہے کہ دل میں سے اسلام کا اثر کم ہوتا جاتا ہے۔ صاحبو! اسی کو دیکھ کر میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں سے اسلام نکلا جاتا ہے۔ خدا کے لیے اپنی اولاد پر رحم کرو اور ان کو اسلام کے سیدھے ڈگر پر لگاؤ۔

ملفوظ نمبر 10: آج کل بڑی ضرورت کی چیز صحبت ہے۔ اہل اللہ اور خاصانِ حق کی۔ یہ صحبت میرے نزدیک اس زمانہ میں فرض عین ہے۔ بڑے ہی خطرہ کا وقت ہے جو چیز مشاہدہ سے ایمان کی حفاظت کا سبب ہو اس کے فرض عین ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ ایسی چیز کا اہتمام تو ابتداء ہی سے

ہونا چاہیے۔

صحبت نیک کے نہ ہونے سے اس وقت یہ حالت ہوگئی ہے کہ استادوں کے ساتھ استہزاء، قرآن وحدیث میں تحریف۔ اس وقت منتہائے کمالات ''لوگوں کے نزدیک'' یہ ہوگیا ہے کہ تقریر اور تحریر ہو اور اپنے کو اپنے استادوں اور بزرگوں کے برابر خیال کرنے لگے۔

ملفوظ نمبر 11: آج کل افعالِ رذیلہ کا ہر شخص شکار بنا ہوا ہے اس کا زیادہ تر سبب اہل اللہ اور خاصانِ حق کی صحبت سے محروم رہنا ہے۔ صحبت بڑی چیز ہے اور اس کی قدر اس لیے نہیں رہتی کہ آخرت کی فکر نہیں، ورنہ آخرت کی فکر میں رہنے والا اس سے کبھی اپنے کو مستغنی نہیں سمجھ سکتا۔

بے عنایات حق وخاصان حق — گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

میں تو اس زمانہ میں صحبت اہل اللہ کو فرضِ عین کہتا ہوں۔

مرشد کامل کی ضرورت کے بارے میں
مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دس بیش قیمت ملفوظات

ملفوظ نمبر 1: ''امراض روحانی (جیسا بدزبانی، غیبت گوئی، بدنظری اور حسد جیسی برائیوں سے نہ بچنا اور اتباع سنت نہ کرنا وغیرہ وغیرہ) کا علاج صحبت شیخ کے سوا کچھ نہیں۔ یہ کتابیں پڑھنے سے دور نہیں ہوتے، دینی مدارس میں کتابوں پر عبور ہو جاتا ہے مگر تکمیل نہیں ہوتی۔ اس لئے علماء کی بھی کما حقہ اصلاح نہیں ہوتی''۔ (ملفوظات مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ صفحہ 72)

ملفوظ نمبر 2: ''یہ یاد رکھئے کہ علم اور چیز ہے اور تربیت اور چیز ہے۔ امراض روحانی کا فقط ایک علاج ہے اور وہ اللہ والوں کی صحبت ہے۔ ان کی صحبت میں اللہ کے پاک نام کی برکت سے اللہ کی

رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔(صفحہ 72)

ملفوظ نمبر 3: ''بعض بے سمجھ کہتے ہیں کہ تصوف بدعت ہے (حالانکہ یہ بات غلط ہے)۔تصوف لوح محفوظ سے آیا ہے۔اس کی بڑی برکتیں ہیں۔(اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرماوے، آمین۔(صفحہ 93)

ملفوظ نمبر 4: ''علمائے کرام (مدارس میں) قرآن سمجھا دیتے ہیں۔صوفیاء عظام (خانقاہوں میں) اس کا رنگ چڑھا دیتے ہیں۔قرآن رنگ ہے۔قولہ تعالیٰ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (سورۃ البقرہ: آیت 138) **یعنی:** اللہ کا رنگ اور اللہ سے اچھا کس کا رنگ ہے۔دنیا کے رنگ ظاہر کو رنگتے ہیں اور قرآن باطن کو رنگتا ہے۔قرآن کا رنگ چڑھ جائے تو انسان انسان بنتا ہے۔'' (صفحہ 108)

ملفوظ نمبر 5: ''عالم شکوک وشبہات دور کردے گا مگر عمل کا رنگ اس وقت تک نہیں چڑھتا جب تک کامل کی صحبت نصیب نہ ہو، کامل سے اخذ فیض کے لئے (تین چیزیں ضروری ہیں) نمبر 1: عقیدت ، نمبر 2: ادب ، نمبر 3: اور اطاعت کی ضرورت ہے''۔(صفحہ 108)

ملفوظ نمبر 6: ''یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ انسان جس فن میں کمال حاصل کرتا ہے اس فن کے کامل کی صحبت میں مدت مدید تک اپنے آپ کو بٹھائے گا تو کامل ہوجائے گا۔مثلاً درزی بننے کے لئے درزی کی صحبت میں مدت مدید تک بیٹھنا ضروری ہے۔استاد کی ہر نقل وحرکت کو دیکھے گا۔استاد کچھ زبان سے کچھ عمل سے سمجھائے گا۔آہستہ آہستہ یہ بھی کامل (درزی) ہوجائے گا۔اسی طرح اگر تزکیہ نفس چاہئے تو اس فن کے کاملین کی تلاش کرنی پڑے گی۔کامل نایاب نہیں۔کمیاب ضرور ہیں۔وہ اللہ نے بیج کے طور پر رکھے ہوئے ہیں وہ عام نہیں ملتے اور نہ اُن کی بہتات (زیادتی) ہے۔''(صفحہ 118)

ملفوظ نمبر 7: ''یہ چوروں اور ڈاکوؤں کا جہان ہے۔یہاں کئی ایمان پر ڈاکہ مارنے والے ہیں،

بیوی بھی ڈاکو ہے، اولاد بھی ڈاکو ہے، برادری بھی ڈاکو ہے (آج کل ٹی وی، کیبل، انٹرنیٹ، موبائل وغیرہ بھی ڈاکو ہے)۔ ان ڈاکوؤں سے ایمان بچانے کی تدبیر یہی ہے کہ اللہ والوں کی صحبت اختیار کی جائے اس طرح ایمان کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے" (صفحہ 140)۔ تجربہ کرلو اسی طرح پاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ملفوظ نمبر 8: "اللہ ہو کا پاک نام لینے والے کے لئے عجائبات کے ایسے دروازے کھلتے ہیں کہ اس مقابلہ میں ساری دنیا کے خزانے ہیچ نظر آتے ہیں۔ جس کو اس کی لذت حاصل ہوجاتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ اس سے کہیں کہ اے میرے بندے تو ساری دنیا کے خزانے لے لے اور یہ لذت واپس دے دے تو وہ عرض کرے گا کہ اے اللہ یہ نعمت میرے پاس ہی رہنے دے اور دنیا کے خزانے کسی اور کو عطا کردے۔" (صفحہ 135)

سبحان اللہ اس کا پتہ اس کو ہوگا جو مرشد کامل کا بتایا ہوا ذکر کر رہا ہے۔

ملفوظ نمبر 9: "میں کہا کرتا ہوں رنگ ہے قرآن، رنگ فروش ہیں علماء کرام، رنگ ساز ہیں صوفیائے عظام۔ مثلاً تہجد کا لفظ قرآن مجید میں آیا ہے۔ علماء کی صحبت میں بیٹھ کر طالب علم میں یہ کمال پیدا ہوجاتا ہے کہ ایک لفظ تہجد پر تقریباً تین گھنٹے بول سکتا ہے کہ یہ لفظ سہ اقسام میں کیا ہے، شش اقسام میں کیا ہے، ہفت اقسام میں اسے کیا کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر کیا اتنی تفصیل علمی معلوم ہونے کے بعد طالب علم تہجد پڑھنے کا پابند ہوجاتا ہے؟ اگر طالب علم سے کہا جائے تم تہجد کے فضائل بیان کرو تو کم از کم ایک گھنٹہ تک بیان کرسکتا ہے مگر کیا اس بحر علمی کے باوجود وہ طالبعلم تہجد پڑھنے کا عادی ہوجاتا ہے؟ ہرگز نہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب کسی کامل کے پاس جائے گا تو وہاں تہجد پابندی سے پڑھنے کی عادت پیدا ہوجائے گی۔" (صفحہ 50)

ملفوظ نمبر 10: "علماء کرام کے بعد اسلام محمدی کی دوسری محافظ جماعت صوفیائے عظام کی ہے۔ علماء کرام تو قرآن مجید اور حدیث شریف کا مطلب سمجھاتے ہیں۔ مگر باوجود سمجھ جانے کے پھر بھی عملی

کمزوریاں، سمجھنے والوں میں باقی رہتی ہیں۔ ان عملی کمزوریوں کی اصلاح صوفیائے عظام کی صحبت میں بیٹھنے سے ہوتی ہے۔ بشرطیکہ ان کے حضور میں عقیدت سے بیٹھے۔ ادب کرے اور جو فرمائیں ان پر پورے طور پر عمل کرے۔ ایک تو رنگ ہے۔ دوسرا رنگ فروش ہے۔ تیسرا رنگ ساز ہے۔ رنگ فروش سے رنگ لاتے ہیں۔ اور پگڑی پر رنگ ساز سے رنگ چڑھواتے ہیں بالکل اسی طرح دین کا نقشہ ہے۔ قرآن مجید ایک عجیب رنگ ہے جو لوح محفوظ سے آیا ہے جو اس رنگ سے رنگا جائے اس کی دنیا کی زندگی بھی خوشگوار اور آخرت میں بھی کامیاب ہوگا۔ بہر حال قرآن مجید ایک رنگ ہے اور رنگ فروش علماء کرام ہیں۔ ان کی صحبت سے یہ رنگ ملتا ہے اور رنگ ساز صوفیائے عظام ہیں ان کے حضور میں مدت مدید تک رہنے سے قرآن مجید کا رنگ ایک نیک نیت خدا کی رضاء کے طالب انسان پر چڑھ جاتا ہے۔'' (صفحہ 52)

مدارس میں علماء کرام کی صحبت سے قرآن پاک کا رنگ ملتا ہے اور علماء کرام بنتے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ خانقاہوں میں صوفیاء عظام کی صحبت سے قرآن کا رنگ چڑھتا ہے۔ تجربہ کر لو اسی طرح پاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

مرشد کامل کی علامات

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کمالات اشرفیہ صفحہ 37 میں لکھا ہے کہ پہچان (علامات) شیخ (مرشد کامل) یہ ہے کہ (1) شریعت کا پورا متبع ہو۔ (2) بدعت اور شرک سے محفوظ ہو (3) جہل کی بات نہ کرتا ہو، (4) اس کی صحبت میں بیٹھنے کا اثر یہ ہو کہ دنیا کی محبت کم ہوتی جائے اور حق تعالیٰ کی محبت زیادہ ہوتی جائے۔ (5) مرید جو مرض باطنی بیان کرے وہ اس کو توجہ سے سن کر اس کا علاج تجویز کرے (6) اور جو علاج تجویز کرے اس سے نفع ہوتا ہے۔ (7) اس کی اتباع کی بدولت روز بروز حالت درست ہوتی جائے۔ (کمالات اشرفیہ صفحہ 37)

کس مرشد سے بیعت کرنی چاہیے؟

بیعت کے بارے میں دو باتیں ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ مرشد کامل ہو۔ اگر ناقص ہو تو اس کی بیعت سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے کیونکہ جب مرشد نماز باجماعت کا پابند نہ ہو یا سنت کے خلاف ہو، گفتگو یا صورت یا سیرت میں شریعت کے خلاف ہو تو مرید بھی شریعت کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ مرید مرشد کی تابعداری میں سرگرم ہوتا ہے تو بیعت مرشد کامل سے کرنی چاہیے۔ مرشد کامل نایاب نہیں کم یاب ضرور ہے۔ کامل مرشد انسان کو اس وقت ملتا ہے جب انسان میں تین چیزیں ہو۔ (1) مقصود سمجھتا ہو (2) طلب بھی ہو (3) اس کے ملنے کیلئے پیاس بھی ہو۔ اگر مقصود نہیں سمجھتا ہے تو پھر نہیں ملتا ہے، اگر مقصود سمجھتا ہے لیکن طلب نہیں تھی تو پھر بھی نہیں ملتا، اگر طلب ڈھیلی تھی اور پیاس نہیں تھی تو پھر بھی نہیں ملتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ دل کا لگاؤ ہو یعنی دل کی توجہ ہو کہ اس سے بیعت کروں گا، تصوف میں اس کا نام ہے مناسبت۔ جب آپ کو ایسا مرشد ملا کہ کامل بھی تھا اور دل کا لگاؤ بھی تھا تو اس کے پاس جانا چاہیے اور اس سے بیعت کرنی چاہیے چاہے وہ قریب ملے یا دور۔ اگر آدمی جسمانی بیمار ہو تو بڑے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، ڈاکٹر اگرچہ دور ہو تو کہتا ہے کہ صحت مل جائے گی تو دوری کی کیا پرواہ۔ اسی طرح روحانی بیماریوں کے لئے روحانی معالج یعنی مرشد کامل کی ضرورت ہے۔ اگر مرشد کامل دل کے لگاؤ والا نزدیک مل گیا تو اسی سے بیعت کرنی چاہیے۔ اگر نزدیک نہیں ملتا ہے تو اپنی اصلاح کیلئے دور بھی جانا چاہیے۔ اگر زیادہ آنا جانا مشکل ہے تو فون پر بھی بیعت کر سکتا ہے اور رہنمائی لے سکتا ہے لیکن سال بھر میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا جتنا ہو سکے حاضری ہونی چاہیے۔ صحبت سے بہت کچھ بنتا ہے۔ خصوصاً نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ میں اپنے مرشد کی صحبت اور اس کی توجہات سے بہت تیزی اور آسانی کے ساتھ ترقیات ملتی ہیں۔

مرید اگر اپنے مرشد کے پاس حاضر ہونے سے معذور ہو سفر کی وجہ سے یا دوسرے عذر کی وجہ سے تو

مرید جب اپنے مرشد کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو مرشد کی توجہ پہنچ جاتی ہے اور اس سے بھی ترقیات ملتی ہیں۔ جیسا موبائل کی توجہ سے اور نمبر ڈائل کرنے سے دوسرے موبائل پر اثر آتا ہے پھر بات چیت شروع ہوتی ہے، اس کے باوجود دوسرا موبائل دوسرے ملک کے کسی کونے میں ہوتا ہے، رابطہ اور اثر پاتا ہے، اسی طرح مرشد کامل کی توجہ دور سے اللہ تعالیٰ کے تعلق سے مرید پر کیوں اثر نہیں کرتی۔

کیا صرف ذکر سے وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے یا نہیں؟

تصوف کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مرشد کامل کی صحبت کے بغیر صرف ذکر کرنے سے وصول الی اللہ حاصل نہیں ہوتا۔ ذکر کے بغیر صرف مرشد کامل کی صحبت سے وصول الی اللہ حاصل ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظ میں ذکر ہوا کہ بغیر مرشد ایک لاکھ تسبیح پڑھنے سے کچھ نفع نہیں۔

کیا نیک لوگ جیسے بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ ختم ہو گئے؟

آج کل اکثر کہا جاتا ہے کہ مرشد کامل نہیں ملتا مگر مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ آج کل بھی ایسے بڑے حضرات ہیں اور قیامت تک ہونگے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں تقویٰ حاصل کرنے کیلئے نیک لوگوں کے ساتھ صحبت کو فرض کیا ہے اور فرمایا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (سورۃ التوبہ: آیت 119)

کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس آیت میں قیامت تک کے لوگوں کیلئے یہ حکم ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ تو پتہ چلا کہ قیامت تک نیک لوگ ہوں گے، اس کے لئے ایک مثال ہے۔ باپ بیٹے سے کہتا ہے کہ دودھ پیتے رہو، کمزوری ختم ہو جائے گی، یہ اس وقت کہہ سکتا ہے کہ جب باپ کے پاس دودھ ہو ورنہ نہیں کہ

سکتا۔اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہوجاؤ پتہ چلا کہ آج بھی نیک لوگ ہیں لیکن نیک لوگوں کے ملنے کے لئے تین شرطیں ہیں۔(1) مقصود ہو(2) طلب ہو(3) پیاس ہو۔اگر مرشد کامل کو مقصود نہیں سمجھتا تو نہیں ملتا۔اگر مقصود سمجھتا ہے لیکن طلب نہیں کرتا ہے پھر بھی نہیں ملتا۔اگر طلب بھی ہو لیکن پیاس نہیں تو ٹھنڈی طلب سے بھی نہیں ملتا۔بلکہ گرم طلب پیاس جیسی ہو تو ملتا ہے اور اس کا نام طالب صادق ہے۔پیاس والے کو اس وقت تک آرام نہیں آتا جب تک اس کو پانی نہیں ملتا۔اللہ تعالیٰ صحیح طلب نصیب کرے۔آمین۔

مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مرشد کامل نایاب نہیں ہے، کم یاب ضرور ہے ہر جگہ نہیں ملتا کم ملتا ہے۔دوسری جگہ لکھا ہے، رنگ ہے قرآن جو لوح محفوظ سے آیا ہے، قرآن پاک میں ہے (صِبْغَةَ اللّٰهِ) اللہ کا رنگ۔رنگ فروش ہیں علماء کرام یعنی علماء کرام مدارس میں طلباء کرام کو قرآن پاک سمجھا دیتے ہیں۔رنگ ساز ہیں صوفیاء عظام یعنی خانقاہوں میں مرشدین کاملین اپنے مریدوں کو یہ ہی قرآنی رنگ چڑھاتے ہیں۔اس کا نام تزکیہ نفس ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا (سورۃ الشّمس: آیت 9) یعنی کامیاب ہے جس نے تزکیہ نفس کیا۔اللہ تعالیٰ نے اسی بات پر گیارہ مرتبہ سورۃ الشّمس میں قسم اٹھائی ہے۔تزکیہ نفس کتابوں کے پڑھنے سے نہیں ہوتا بلکہ خانقاہوں میں مرشد کامل سے ہوتا ہے جیسا کہ دوائی کی کتابوں سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ ہسپتالوں میں ڈاکٹر کے علاج سے بیماری دور ہوتی ہے، صحت اور قوت ملتی ہے۔اسی طرح خانقاہ سے مرشد کامل کی صحبت اور تربیت سے روحانی علاج، باطنی طاقت، تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ملتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب کرے۔آمین

اہمیت بیعت قرآن پاک واحادیث مبارکہ کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

(سورۃ آل عمران : آیت 164)

یعنی: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہی میں سے پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ذمہ داریاں دیں۔ (1) قرآن پاک زبانی بتانا (2) قرآن پاک کے معانی بتانا (3) احادیث مبارکہ بتانا۔ یہ تینوں کام علم ظاہر والے علماء نے مدارس کی شکل میں سنبھال لئے ہیں۔ (4) تزکیہ نفس کرانا جو تعلیم کے علاوہ عملی نگرانی اور تربیت روحانی ہے یہ ذمہ داری علم باطنی والے صوفیاء عظام نے خانقاہوں میں سنبھال رکھی ہے۔ اگر تزکیہ نفس قرآن پاک اور احادیث کے پڑھانے سے حاصل ہوتا تو اس آیۃ کریمہ میں مستقل ذمہ داری کیوں آتی تھی؟

تزکیہ کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والوں کو نفسانی عیوب اور رزائل اور شرک اور معاصی سے پاک کرتے تھے۔ اپنی صحبت اور قلبی توجہ اور تصرف سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ حاصل ہوتی تھی (تفسیر عثمانی)۔ تصوف میں اس کا نام ہے مرشد کامل کی توجہ مرید پر اصلاح نفس کے لئے جو اسی آیت سے ثابت ہے اور جو مرشد کی توجہ سے تعلیم تعلم کے بغیر مرید میں انقلاب لاتی ہے۔

حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، نو آدمی تھے یا آٹھ تھے یا سات۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دئے اور عرض کیا کہ کس امر پر آپ کی بیعت کریں یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان امور پر کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور پانچوں نمازیں پڑھو اور (احکام) سنو اور مانو اور ایک بات آہستہ فرمائی، وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو۔ (مسلم شریف، ابوداؤد شریف)

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کا تعارف

یہ ''مسجد قبا'' اور ''مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ'' کچی اینٹوں سے تیار ہوا ہے۔ مسجد کے نیچے دس زیرزمین کمرے ہیں۔ مزید 11 زیرزمین کمرے اور 7 بڑے ہال ہیں۔ 2 ہال طلباء کے لئے، 3 ہال حفاظ کے لئے، 1 ہال طالبات کے لئے اور ایک ہال میں مطبخ ہے۔ مدرسہ میں شعبہ حفظ، شعبہ کتب اور شعبہ بنات ہے۔ 100 طلباء رہائشی اور 200 غیر رہائشی اور 12 اساتذہ رہائشی ہیں۔ 500 طالبات غیر رہائشی اور 20 استانیاں غیر رہائشی ہیں۔ تعمیرات کا کام جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہاری زکوۃ، خیرات اور صدقات وغیرہ کا محتاج نہیں ہے بلکہ تم مدارس اور غریبوں کو زکوۃ، صدقات دینے میں محتاج ہو جیسے کہ تم اپنے خالق کو راضی کرنے کے لئے اور اپنی آخرت بنانے کے لئے نماز، روزہ، حج وغیرہ کے محتاج ہو۔ مدارس کی خدمت دین کی حفاظت، رضائے الٰہی اور نجات کا ذریعہ ہے۔ دین کی حفاظت کے لئے جان، مال، وقت اور ضرورت پڑنے پر سر دینا بھی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ مدرسہ کی خدمت کرتا ہے اور آپ کو تعاون کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر آپ تعاون نہ کریں تب بھی مدرسہ کے انتظامات تو اللہ پاک چلا دیں گے، مگر آپ کا فائدہ ہے کہ آپ اس کام میں حصہ لیں کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ عالم بن یا طالب علم بن یا ان کا خادم بن چوتھا نہ بن ہلاک ہو جائیگا۔ لہذا آپ سے درخواست ہے کہ ماہانہ، سالانہ مقرر کر کے یا بغیر مقرر کئے زکوۃ، صدقات، عطیات اکاونٹ نمبر **03-145600189169** بنام محب اللہ، حبیب بنک لورالائی یا ناظم مدرسہ کے اکاونٹ نمبر **0101160326-9001** بنام خلیل اللہ، میزان بینک لورالائی میں جمع کروائیں یا مدرسہ کے پتہ پر منی آرڈر کروائیں یا دوسروں کو ترغیب دیں۔ آپ کی رقم کے خرچ کی تفصیل بھی بتائی جاسکتی ہے نیز مدرسہ سرکاری امداد نہیں لیتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اجر عظیم نصیب فرمائے آمین، آمین، آمین۔

ناظم مدرسہ حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب دامت برکاتہم رابطہ نمبر **0315-8000270**

مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو اشعار

چوں تو کردی ذات مرشد را قبول — ہم خدا آمد ز ذاتش ہم رسول

جب تو نے مرشد کی ذات کو قبول (بیعت) کرلیا — تو اس سے اللہ تعالیٰ بھی مل گیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا — او نشیند در حضور اولیاء

جو آدمی خواہش رکھتا ہے اللہ کے ساتھ بیٹھنے کی — تو وہ اولیاء کے حضور میں بیٹھ جائے

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک شعر

یک زماں صحبتِ با اولیاء — بہتر از صد سال طاعت بے ریا

اولیاء اللہ کے ساتھ ایک گھڑی کی صحبت — سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے

ملنے کا پتہ: (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ

(خادم) خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان (پاکستان)

موبائل: 0302-3807299 0333-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

دس اعمال

مع

صُحبتِ کاملین کی ضرورت

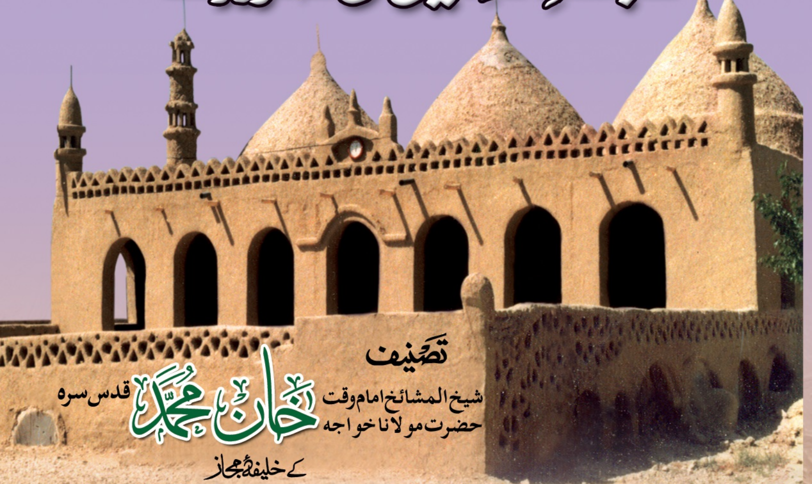

تصنیف

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** قدس سرہ

کے خلیفۂ مجاز

پیر طریقت حضرت مولانا **مُحِبُّ اللّٰہ** صاحب مدظلہ

(خادم) **خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ**

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان (پاکستان)

موبائل: 0302-3807299 0333-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM